"فی الحقیقت وہ احادیث کو بلا تکرار بیان کرتے ہیں اور حسن ترتیب و اختصار کے لحاظ سے کوئی کتاب اس کی ہمسر نہیں ہے"۔

سنن ابن ماجہ کی اس عظمت و اہمیت کی بنا پر اس کو ہر زمانہ میں نہایت مستند اور قابل حجت خیال کیا گیا ہے۔ حافظ ابو زرعہ رازی (م ۲۶۴ھ) جن کے بارے میں علامہ ذہبی (م ۷۴۸ھ) لکھتے ہیں :

"امام ابو زرعہ رازی حفظ حدیث' ذکاوت' دینداری' اور علم و عمل کے لحاظ سے ان لوگوں میں سے تھے جو یکتائے زمانہ ہوئے"۔ {۲۵}

انہوں نے سنن ابن ماجہ کو دیکھ کر یہ سند عطا فرمائی تھی کہ :

"اگر یہ کتاب لوگوں کے ہاتھ میں پہنچ گئی تو فن حدیث کی اکثر جوامع اور تصنیفات بے کار اور معطل ہو کر رہ جائیں گی"۔ {۲۶}

حافظ ابن کثیر (م ۷۷۴ھ) اپنی تاریخ "البدایہ والنہایہ" میں لکھتے ہیں :

سنن ابن ماجہ سنن و احکام کی حیثیت سے بہت عمدہ اور جامع ہے"۔ {۲۷}

حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) فرماتے ہیں :

"اگر کسی شخص کو بہت زیادہ متون پر مشتمل کتاب کی تلاش ہو تو اس کو سنن ابن ماجہ کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ اس وصف میں وہ دوسری کتب احادیث سے منفرد و ممتاز ہے"۔ {۲۸}

کیا سنن ابن ماجہ صحاح ستّہ میں شامل نہیں ہے؟

سنن ابن ماجہ جمہور علمائے کرام کے نزدیک صحاح ستہ میں شامل ہے اور بعض علمائے کرام اس کی بجائے موطا امام مالک اور سنن دارمی کو صحاح ستہ میں شامل کرتے ہیں۔ لیکن جمہور علمائے کرام کی رائے کے مطابق سنن ابن ماجہ صحاح ستہ میں شامل ہے۔ اور اس کا درجہ سب سے آخر میں ہے یعنی :

(۱) صحیح بخاری (۲) صحیح مسلم (۳) سنن ابی داؤد (۴) جامع ترمذی (۵) سنن نسائی (۶) سنن ابن ماجہ۔ سنن ابن ماجہ کے صحاح ستہ میں شامل ہونے یا نہ ہونے پر علامہ حافظ ابو الفضل محمد بن طاہر مقدسی (م ۵۱۷ھ)' حافظ امام عبد الغنی مقدسی

(م ۶۰۰ھ)، شیخ ابن صلاح (م ۶۴۲ھ)، امام نووی (م ۶۷۶ھ)، حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) اور محی السنہ مولانا سید نواب صدیق حسن خاں (م ۱۳۰۷ھ) نے کافی بحث کی ہے، جو ان کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہے[۲۹]۔

مولانا ضیاء الدین اصلاحی نے تذکرہ المحدثین میں موطا امام مالک اور سنن دارمی کو صحاح ستہ میں شامل کرنے پر بہت عمدہ اور جامع تبصرہ فرمایا ہے۔ مولانا ضیاء الدین اصلاحی لکھتے ہیں :

"اہل مشرق کے نزدیک چھٹی کتاب سنن ابن ماجہ اور اہل مغرب کے نزدیک امام مالک کی موطا ہے اور سنن ابن ماجہ کے مقابلہ میں موطا کے ماننے والوں کی تعداد بہت کم ہے۔ اس لئے یہ قول مرجوح سمجھا جائے گا۔ لیکن جہاں تک موطا کی صحت و جودت اور اہمیت و عظمت کا سوال ہے اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ وہ حدیث کی طرح فقہ و آثار اور فتاویٰ صحابہ و تابعین سب کا مجموعہ ہے اور مرفوع، موقوف، مرسل، و مسند ہر قسم کی روایتوں پر مشتمل ہے۔ اس لئے اس کی موجودہ شکل و صورت میں اس کا حدیث کی مروج و متداول کتابوں سے مقابلہ کرنا مناسب نہیں ہے۔ اس کا جو مقام و مرتبہ ہے اس میں حدیث کی کوئی کتاب بھی اس کی ہمسری نہیں کرسکتی۔ اس کی قدامت، عظمت اور صحت کی وجہ سے اکثر محققین علماء نے صحیحین پر اس کو فوقیت دی ہے۔ خطیب کے نزدیک وہ تمام جوامع و مسانید سے بڑھ کر ہے (تدریب الراوی صفحہ ۳۶) اور حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کا بھی یہی خیال ہے۔ محی السنہ مولانا نواب صدیق خان صاحب فرماتے ہیں :

"شاہ ولی اللہ دہلوی اور ان لوگوں کے نزدیک جو ان کے ہمنوا ہیں، حدیث و فقہ میں صحیح ترین کتاب موطا امام مالک ہے۔ پھر بخاری پھر مسلم۔ شاہ ولی اللہ نے شرح موطا یعنی مصفی (فارسی) کے شروع میں روئے زمین کی تمام کتابوں پر موطا کو ترجیح کے مسئلہ میں بڑی لمبی بحث کی ہے اور یہی صحیح ہے"۔ (مسلک الختام ص ۱۸)

سنن ابن ماجہ کو موطا پر مقدم کرنے کی وجہ اس کی مزید افادیت ہے، جو بہت سی زائد حدیثوں کے درج کرنے سے اس میں پیدا ہوگئی ہے، ورنہ صحت و قوت کے اعتبار سے سنن ابن ماجہ کیا صحاح ستہ کی کوئی کتاب بھی موطا کے مقابلہ میں پیش نہیں کی جا

سکتی۔

رہا سنن دارمی کا معاملہ تو اس کے قائل صرف حافظ صلاح الدین خلیلی علائی (م ۷۲۱ھ) ہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ اس میں ضعیف رواۃ اور شاذ و منکر روایتیں بہت کم ہیں۔ اس لئے سنن ابن ماجہ کی بجائے اس کو صحاح کی چھٹی کتاب قرار دینا بہتر ہے۔ بہرحال سنن دارمی کو خواہ صحت و قوت کے لحاظ سے ابن ماجہ کی سنن پر فوقیت کیوں نہ حاصل ہو لیکن تنہا اس خصوصیت کی بنا پر اس کو ابن ماجہ کی جگہ صحاح ستہ میں نہیں رکھا جا سکتا اور نہ علائی کے ایک منفرد خیال کی وجہ سے جمہور کی رائے کو مسترد کیا جا سکتا ہے۔" {۳۰}

شروح و تعلیقات

سنن ابن ماجہ کے ساتھ علمائے کرام نے بڑا اعتنا کیا ہے' اس کے متعدد حواشی و شروع لکھے جن کی تعداد سنن نسائی سے زیادہ ہے۔

(۱) شرح سنن ابن ماجہ : امام علاؤالدین مغلطائی (م ۷۶۲) (نامکمل)

(۲) ما تمس الیہ الحاجۃ علی سنن ابن ماجہ : علامہ شیخ سراج الدین علی بن ملقن (م ۸۰۴ھ)

(۳) شرح سنن ابن ماجہ : علامہ ابن رجب حنبلی (م ۷۹۵ھ)

(۴) الدیباجۃ فی شرح سنن ابن ماجہ : شیخ کمال الدین محمد بن موسیٰ دمیری (م ۸۰۸ھ)

(۵) مصباح الزجاجۃ (حاشیہ) : علامہ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)

(۶) شرح سنن ابن ماجہ (حاشیہ) : علامہ ابوالحسن محمد بن عبدالہادی سندھی (م ۱۱۳۸ھ)

(۷) انجاح الحاجۃ شرح سنن ابن ماجہ (تعلیق) : شیخ عبدالغنی بن ابی سعید مجددی (م ۱۲۹۵ھ)

(۸) مفتاح الحاجۃ (حاشیہ) : علامہ شیخ محمد علوی (م ۱۳۶۶ھ)

(۹) رفع العجاجة عن ترجمة سنن ابن ماجه : (اردو شرح) مولانا وحید الزمان حیدر آبادی (م ۱۳۳۸ھ)[۳۱]

(۱۰) شرح سنن ابن ماجه (عربی) : شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانباز

مختصر تعارف شرح سنن ابن ماجہ

مولانا محمد علی جانباز (شیخ الحدیث جامعہ ابراہیمہ سیالکوٹ) نے شیخ الحدیث مولانا محمد عطاء اللہ حنیف (م ۱۴۰۸ھ) کی تحریک پر ۱۹۸۵ء میں سنن ابن ماجہ کی شرح لکھنی شروع کی۔ سنن ابن ماجہ میں احادیث کی تعداد چار ہزار ہے۔ اس وقت تک ۳۲۰۰ احادیث کی شرح مکمل کر چکے ہیں۔ اور یہ شرح ان شاء اللہ العزیز ۸ جلدوں میں مکمل ہو گی۔ اس وقت ۶ جلدیں تیار ہیں۔ پہلی جلد میں انہوں نے امام ابن ماجہ کے حالات زندگی، راویان سنن ابن ماجہ کے حالات اور حجیت حدیث، تدوین حدیث، کتابت حدیث پر بڑی عالمانہ بحث کی ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے موضوعات جن کا تعلق حدیث سے ہے ان پر بھی بڑی علمی و تحقیقی اور جامع گفتگو کی ہے۔ اس شرح کی پہلی دو جلدیں ان شاء اللہ العزیز اسی سال کے دوران شائع ہو جائیں گی۔

حواشی

(۲۱) ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج ۲، ص ۲۱۰، شاہ عبدالعزیز دہلوی، بستان المحدثین ص ۱۱۲

(۲۲) ابن کثیر، الباعث الحثیث ص ۹۰ (۲۳) ابن حجر، تہذیب التہذیب، ج ۹، ص ۵۳۱

(۲۴) شاہ عبدالعزیز دہلوی، بستان المحدثین ص ۱۲۵ (۲۵) ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج ۲، ص ۳۰

(۲۶) شاہ عبدالعزیز دہلوی، بستان المحدثین ص ۱۲۵ (۲۷) ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ج ۱۱ ص ۵۲

(۲۸) ضیاء الدین اصلاحی، تذکرہ المحدثین، ج ۱ ص ۲۷۳

(۲۹) محمد بن طاہر مقدسی، شروط الائمہ الستہ، ص ۹، سیوطی، تدریب الراوی، ص ۳۰، نواب صدیق حسن خان، الحطہ فی ذکر الصحاح الستہ، ص ۱۱۰

(۳۰) ضیاء الدین اصلاحی، تذکرہ المحدثین، ج ۱ ص ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸

(۳۱) ضیاء الدین اصلاحی، ص ۲۸۱، ۲۸۲

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

آیات ۱۰۲ - ۱۰۳

(گزشتہ سے پیوستہ)

ملاحظہ: کتاب میں حوالہ کیلئے قطعہ بندی (پیراگرافنگ) میں بنیادی طور پر تین ارقام (نمبر) اختیار کئے گئے ہیں۔ سب سے پہلا (دائیں طرف والا) ہندسہ سورۃ کا نمبر شمار ظاہر کرتا ہے۔ اس سے اگلا (درمیانی) ہندسہ اس سورۃ کا قطعہ نمبر (جو زیر مطالعہ ہے اور جو کم از کم ایک آیت پر مشتمل ہوتا ہے) ظاہر کرتا ہے۔ اس کے بعد والا (تیسرا) ہندسہ کتاب کے مباحثِ اربعہ (اللغۃ ٬الاعراب ٬الرسم اور الضبط) میں سے زیر مطالعہ مبحث کو ظاہر کرتا ہے۔ یعنی علی الترتیب اللغۃ کیلئے ۱ ٬الاعراب کیلئے ۲ ٬الرسم کیلئے ۳ ٬اور الضبط کیلئے ۴ کا ہندسہ لکھا گیا ہے۔ بحث اللغۃ میں چونکہ متعدد کلمات زیر بحث آتے ہیں اس لئے یہاں حوالہ کی مزید آسانی کے لئے نمبر ۱ کے بعد قوسین (بریکٹ) میں متعلقہ کلمہ کا ترتیبی نمبر بھی دیا جاتا ہے۔ مثلاً ۲:۵:۱(۳) کا مطلب ہے سورۃ البقرہ کے پانچویں قطعہ میں بحث اللغۃ کا تیسرا لفظ اور ۲:۵:۳ کا مطلب ہے سورۃ البقرہ کے پانچویں قطعہ میں بحث الرسم۔ وھٰکذا۔

۲ : ۶۲ : ۲ الاعراب

ترکیب نحوی کے لئے اِس عبارت کو ۱۳ جملوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے اسی لئے ہر نحوی جملے کے آخر پر کوئی نہ کوئی علامت وقف دی گئی ہے۔

(۱) وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ

[وَ] عاطفہ ہے جو اگلے فعل [اتبعوا] کو سابقہ آیت کے صیغہ فعل (نبَذ) پر عطف کرتی ہے۔
[اتبعوا] فعل ماضی معروف جمع مذکر غائب ہے جس میں ضمیر الفاعلین "ھم" موجود ہے۔
[ما] موصولہ ہے جو یہاں فعل "اتبعوا" کا مفعول ہے ٬یا یوں کہئے کہ یہاں (اسم موصول) سے یہ مفعول شروع ہوتا ہے جسے محلاً منصوب کہا جائے گا۔ [تتلو] فعل مضارع معروف صیغہ